تصریحات

وطنِ عزیز جس قسم کے حالات سے دوچار ہے، انہیں دیکھ کر کوئی صاحبِ دل ایسا نہ ہوگا جو تڑپ تڑپ نہ اٹھے۔ بلوچستان کی کشمکش اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ ملک کے اندر اور ملک کے باہر اس قسم کے تبصرے ہو رہے ہیں جن سے یہ خدشہ لاحق ہوتا ہے کہ نہ جانے یہ حصۂ عزیز کس وقت آتش فشاں بن جائے اور پھر اس پر قابو پانا کسی کے بس کی بات نہ رہے۔

صوبۂ سرحد میں بھی صورتِ حال کچھ زیادہ بہتر نہیں ہے۔ حال ہی میں وہاں پر سیاسی راہنماؤں کی جو اندھا دھند گرفتاریاں ہوئی ہیں، ہماری رائے میں ان سے صورتِ حال سلجھنے کی بجائے اور زیادہ الجھنے کا امکان ہے۔ پنجاب اور سندھ کے حالات بھی کچھ زیادہ بہتر نہیں ہیں۔ دوسری طرف بیرونی سرحدوں پر بھی خطرات کے مہیب بادل منڈلا رہے ہیں۔ وزیراعظم کے بیان کے مطابق اس کی شمال مشرقی اور جنوب مغربی سرحدوں پر دشمن کی فوجیں اپنے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں اور انہیں دوسری بڑی طاقتوں کی پشت پناہی بھی حاصل ہے۔ جبکہ ہماری ماضی کی حلیف طاقتیں ہمارا ساتھ چھوڑ چکیں اور ہمارے اپنے دوست غیروں سے محبت کی پینگیں بڑھا

رہے ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ اسلامی سربراہی کانفرنس سے جو مفید اور مثبت نتائج برآمد ہونے کی توقع تھی وہ بھی شومئی قسمت یا ہماری بے تدبیری کے باعث حاصل نہیں کئے جا سکے۔

اندریں حالات اگر ملک کی سالمیت اور بقا کے لئے کسی پر انحصار کیا جا سکتا ہے تو۔۔ داخلی اور خالصتہً داخلی قوتوں پر، لیکن افسوس کہ ہنوز حکمران طبقہ اس بات کی اہمیت کو ماننے کے لئے تیار اور آمادہ نہیں ہے۔ حالانکہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ موقع ۔۔ آیا ہے کہ اندرونی طاقتوں کو یکجا اور قوتوں کو مجتمع کیا جا سکے۔ اس لئے کہ مسئلہ ختم نبوت ہی ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر خیبر سے لے کر کراچی تک کے تمام مسلمان متحد اور متفق ہیں۔ اور اسی مسئلہ کی برکت سے ملک کے اندر اتحاد و اتفاق کی وہ کیفیت پیدا کی جا سکتی ہے جو کسی بھی ملک کی سلامتی اور بقا کے لئے کافی مضبوط ضمانت ہوتی ہے۔

یہ مسئلہ کافی دنوں سے قومی اسمبلی میں زیر بحث ہے اور ہم سنسر کی پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر یہی کہنا چاہتے ہیں کہ بحث و تمحیص کو طول دینا نہ ملک کے لئے مفید ہے نہ ملت کے لئے۔ اگر حکومت اس مسئلے کو جلد سے جلد حل کر دے تو یہ بات ملک کے لئے بھی مفید ہوگی اور ملت کے لئے بھی۔ وگرنہ جہاں دیگر چیزوں سے اسلامیان پاکستان کا اعتماد اٹھتا چلا جا رہا ہے وہاں قومی اسمبلی اور اس کے ارکان پر بھی ان کے اعتماد کو ٹھیس لگے گی۔

ہمیں امید ہے کہ قدغنوں اور پابندیوں کے ہوتے ہوئے ہماری ان مختصر سی گذارشات کو ملحوظ رکھا جائے گا اور ملک کو کسی اور خلفشار میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھا جائے گا۔